Regd. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۸ جولائی (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

لاہور ۲۹ جولائی۔ مکرم نواب محمد عبد اللہ خانصاحب کو آج دل میں گھبراہٹ رہی ٹمپریچر ۹۹ ڈگری ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا جاری رکھیں۔

ربوہ ۲۸ جولائی۔ صاحبزادہ مرزا نعیم احمد صاحب کچھ عرصہ سے زیادہ بیمار ہیں۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

ڈاکٹر مصدق پر اعتماد کی تحریک منظور ہو گئی

تہران ۲۹ جولائی۔ ایرانی مجلس نے آج کثرت رائے سے نئے وزیر اعظم ڈاکٹر مصدق پر اعتماد کی تحریک منظور کر لی۔ ڈاکٹر مصدق نے انتخابی قوانین عدلیہ اور تعلیم و اصلاحات وغیرہ کا جو پروگرام پیش کیا۔ وہ بھی کثرت رائے سے منظور کر لیا گیا۔ مجلس کے ۶۹ ممبران میں سے ۶۸ نے اس کے حق میں ووٹ دیئے۔ اس پروگرام کو عملی جامہ پہنانے کا ذکر کرتے ہوئے ڈاکٹر مصدق نے بتایا کہ اس کے لئے جو مزید رقم درکار ہو گی۔ وہ ٹیکس بڑھا کر اور تیل کے وسائل کو کام میں لا کر حاصل کی جائیگی

وادئ نیل کا اتحاد اہل سوڈان کی مرضی سے ہونا چاہیئے۔ جنرل نجیب کا اعلان

نئے آئینی مسائل کے تصفیہ کیلئے جنرل نجیب اور علی ماہر پاشا سے وفد رہنماؤں کی ملاقاتیں

قاہرہ ۲۹ جولائی۔ مصر کے نئے کمانڈر انچیف جنرل نجیب نے کہا ہے کہ وادئ نیل کا اتحاد اہل سوڈان کی مرضی سے ہی ہونا چاہیئے۔ سوڈان کے مستقبل کے متعلق ان پر کوئی فیصلہ ٹھونپنا صحیح نہیں ہے۔ جنرل نجیب کا یہ بیان خرطوم سے شائع ہونے والے اخبار "السوڈان" میں شائع ہوا ہے۔ اخبار مذکور نے اس بیان پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ جنرل نجیب وادئ نیل کے اتحاد کے حامی ہیں۔ لیکن وہ چاہتے ہیں کہ یہ اتحاد ایسے طریق پر ہونا چاہیئے۔ جو مصر اور اہل سوڈان دونوں کو منظور ہو۔ ادھر شاہ فاروق کے تخت سے دستبردار ہونے کے بعد سے جو نئے آئینی مسائل پیدا ہو گئے ہیں۔ آج وفد پارٹی کی مجلس عاملہ نے اپنے ایک ہنگامی اجلاس میں اس امر پر غور کیا کہ انہیں کس طرح طے کیا جائے۔ اجلاس کے بعد پارٹی کے سیکرٹری جنرل سراج الدین پاشا نے جنرل نجیب سے ملاقات کی اور پارٹی کی طرف سے ان پر واضح کیا کہ لفظی اور معنوی اعتبار سے آئین پر کما حقہ عمل ہونا چاہیئے اس ملاقات میں ریجنسی کونسل کے قیام اور پارلیمنٹ کی بحالی کے مسائل بھی زیر غور آئے بعد میں وفد پارٹی کے لیڈر نحاس پاشا نے بھی ان سے ملاقات کی اس سے قبل وہ نئے وزیر اعظم علی ماہر پاشا سے بھی ملے اور انہیں بتایا کہ دونوں ایوانوں سے ریجنسی کونسل منتخب کرنے کی درخواست کی جائے۔ برطانوی سفیر برائے مصر سر رالف سٹیونسن وزیر خارجہ مسٹر ایڈن سے مصر کی صورت حال کے متعلق بات چیت کرنے کے بعد لندن سے قاہرہ واپس پہنچ گئے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ برطانوی حکومت نے مصر کی نئی حکومت کے نام ایک خفیہ پیغام بھیجا ہے۔ چنانچہ سر رالف سٹیونسن نے قاہرہ پہنچتے ہی فوری طور پر علی ماہر پاشا سے ملاقات کی۔ رائٹر نے اطلاع دی ہے کہ قاہرہ میں برطانوی سفیر اپنے تقرر کے جونئے کاغذات پیش کریں گے۔ ان میں نئے شیر خوار بادشاہ کو مصر و سوڈان کا بادشاہ تسلیم نہیں کیا جائیگا قاہرہ پولیس کے کمانڈنٹ احمد طلعت بے کو جنرل نجیب کے حکم سے رہا کر دیا گیا ہے۔ گذشتہ جمعرات کے روز انہیں گرفتار کیا گیا تھا۔ بعض اور افسران کو بھی رہا کیا گیا ہے۔ لیکن بعض نئے افسر بھی گرفتار کر لئے گئے ہیں۔

مصر کے سابق بادشاہ شاہ فاروق کا جہاز جو ہفتہ کے روز اسکندریہ سے روانہ ہوا تھا۔ آج صبح نیپلز پہنچ گیا۔ جہاز جب خلیج نیپلز میں کیپرے کی بندرگاہ میں داخل ہوا تو اٹلی میں مصر کے سفیر محمد عبد العزیز بدر بے نے وہاں پہنچ کر شاہ سے نصف گھنٹے تک ملاقات کی۔ اس کے بعد وہ فوری طور پر نیپلز واپس پہنچ گئے۔ تاکہ وہاں سابق شاہ اور ان کی فیملی کا استقبال کر سکیں۔ معلوم ہوا ہے کہ شاہ فاروق کچھ روز اٹلی میں قیام کرنا چاہتے ہیں

دس کروڑ روپے کا مطالبہ

کراچی ۲۹ جولائی۔ سندھ مسلم لیگ کی مجلس عاملہ نے الحاج خواجہ ناظم الدین پر زور دیا ہے کہ حکومت سندھ نے اپنی جو عمارتیں اور جائدادیں مرکزی حکومت کے تصرف میں دی ہوئی ہیں۔ حکومت ان کے عارضی معاوضہ کے طور پر فی الحال دس کروڑ روپیہ فوری طور پر ادا کرے کسی قسم کا معاوضہ ادا نہ ہونے کی وجہ سے صوبے کے نئے دار الحکومت کی تعمیر میں تاخیر ہو رہی ہے۔

کراچی میں اعلیٰ غذائی و زراعتی کانفرنس کا انعقاد

الحاج خواجہ ناظم الدین آج افتتاح فرمائیں گے

کراچی ۲۹ جولائی وزیر اعظم الحاج خواجہ ناظم الدین کل یہاں ایک اعلےٰ غذائی و زراعتی کانفرنس کا افتتاح کر رہے ہیں۔ جس میں پیداوار بڑھانے کے لئے عارضی سکیموں اور طویل المیعاد منصوبوں پر غور کیا جائے گا۔ اس کانفرنس میں جو وزیر خوراک پیرزادہ عبد الستار کی صدارت میں منعقد ہو رہی ہے مرکزی نمائندوں کے علاوہ صوبائی حکومتوں کے متعلقہ وزراء اور افسران اعلیٰ بھی شرکت کریں گے۔ سندھ کی طرف سے وہاں کے گورنر مسٹر دین محمد خود شریک ہوں گے معلوم ہوا ہے کہ صوبائی نمائندے بتائیں گے کہ فصل خریف کی پیداوار بڑھانے کے لئے کیا کیا تدابیر اختیار کی جا رہی ہیں۔ نیز جائزہ لیا جائیگا۔ کہ ربیع کی پیداوار بڑھانے کے لئے کیا کیا اقدام کئے جائیں۔ کانفرنس اس امر پر بھی غور کرے گی۔ کہ ملکی ضروریات کے پیش نظر آئندہ مختلف حصوں میں کتنی کتنی پیداوار ہونی ضروری ہے۔ زیادہ سے زیادہ پانی بہم پہونچانے اور کھاد وغیرہ مہیا کرنے کے مسائل بھی زیر غور آئیں گے۔

★ ملتان۔ حکومت پنجاب نے نشتر میڈیکل کالج ملتان میں آئندہ ماہ اکتوبر سے لڑکیوں کے داخلہ کی اجازت دیدی ہے اسطرح کالج میں چھ لڑکیاں اور بچاس لڑکے داخل ہو سکینگے

مختصرات — ۲۹ جولائی سنہ ۱۹۵۲ء

★ کراچی۔ پاکستانی سفیر برائے افغانستان کرنل اے۔ ایس۔ بی شاہ نے کہا ہے کہ وہ اگلے مہینے کے شروع میں کراچی سے افغانستان روانہ ہوں گے

★ تہران۔ پاکستان کے کنٹرولر آف براڈکاسٹنگ مسٹر زیڈ۔ اے بخاری نے جو آجکل ایران گئے ہوئے ہیں کل ایران کے وزیر اعظم ڈاکٹر مصدق سے ۱۵ منٹ تک ملاقات کی۔

★ بیونس ایریز۔ ارجنٹائن کے صدر نے اعلان کیا ہے کہ میری بیوی ایوا پیرن کو اسوقت تک دفن نہیں کیا جائے گا۔ جب تک کہ ہر شہری کو ان کے آخری دیدار کرنے کا موقع نہ مل جائے۔ انہوں نے گیارہ ماہ کی طویل علالت کے بعد ہفتہ کے روز انتقال کیا تھا۔

★ لاہور۔ ریڈ کراس سوسائٹی کی پنجاب شاخ نے ماہ نومبر میں ریڈ کراس کا ہفتہ منانے کا فیصلہ کیا ہے۔ گذشتہ سال جب ہفتہ منایا گیا تھا۔ تو ایک لاکھ تین ہزار روپے سے زیادہ رقم چندے کے طور پر جمع ہوئی تھی

خاتم النبیین نمبر

کے متعلق احباب کرام کے بے شمار آرڈر آ رہے ہیں۔ فرداً فرداً سب کو جواب دینا آسان نہیں۔ اس لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جن احباب نے پرچہ منگوانا ہو وہ مہربانی فرما کر ۴ روپے فی پرچہ کے حساب سے رقم پیشگی دفتر ہذا میں پہونچا دیں۔

اگر اکٹھے پرچے ایک ہی جگہ منگوانے ہوں۔ تو پارسل یا ریلوے کا محصول بھجوا دیں۔ اگر بذریعہ ڈاک دوستوں کو فرداً فرداً بھجوانے ہوں تو ۱؍ فی پرچہ کے حساب سے پوسٹیج ہمراہ ارسال فرمائیں۔ رقم آنے پر تعمیل ہو سکیگی۔ وی پی طلب نہ فرمائیں

(مینیجر)

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ ورکس میں طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

جناب مولوی ابو الاعلیٰ صاحب مودودی سے ایک ملاقات

حدیث نبوی کے رو سے مسلمان کی عام تعریف

از مکرم ابو العطاء صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ احمد نگر

(۱)

۱۵ جولائی بروز منگل جناب مولوی ابو الاعلیٰ صاحب مودودی امیر جماعت اسلامی سے ان کے دفتر اچھرہ لاہور میں ملنے کا اتفاق ہوا بہت سے امور پر جناب مولوی صاحب سے تبادلہ خیالات ہوا۔ پاکستان کے آئین میں مسلمان کی تعریف اور جماعت احمدیہ کے غیر مسلم اقلیت قرار دیئے جانے کے بارے میں موجودہ شورش کا ذکر تھا۔ خاکسار نے اس سلسلہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مندرجہ ذیل حدیث پیش کی۔ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

من صلّی صلاتنا واستقبل قبلتنا وأکل ذبیحتنا فذالک المسلم الذی له ذمة الله وذمة رسوله فلا تخفروا الله فی ذمته۔ رواہ البخاری (مشکوٰۃ المصابیح کتاب الایمان صفحہ ۱۲)

کہ جو شخص ہماری طرح نماز پڑھے اور ہمارے قبلہ کی طرف منہ کرے اور ہمارا ذبیحہ کھالے۔ یہ وہ مسلمان ہے جس کے لئے اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول کی ذمہ داری ہے۔ اے لوگو تم اللہ تعالےٰ کی ذمہ داری میں خلل پیدا نہ کرو۔"

میں نے عرض کیا کہ کیا آئین پاکستان میں مسلمان کی اس عام تعریف کو آپ اساس اور بنیاد قرار دیں گے؟ جناب مولوی صاحب نے فرمایا فقہا نے مسلمان کی تعریف اس کے علاوہ کی ہے۔ اس حدیث کے الفاظ عام ہیں۔ میں نے پھر عرض کیا کہ آخر رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی بیان فرمودہ تعریف مسلمان عام ہے یا خاص بہرحال اس قابل ہے۔ کہ آئین ساز مجلس اسے بنیاد تسلیم کرے۔ اس تعریف کے رو سے جماعت احمدیہ کو بہر صورت مسلمان ماننا پڑے گا۔ اس پر جناب مولوی صاحب نے مزید غور کرنے کا وعدہ کرتے ہوئے فرمایا کہ آخر یہ بھی تو دیکھا جائے گا کہ آپ لوگ دوسرے مسلمانوں کو کیا سمجھتے ہیں؟ خاکسار نے عرض کی کہ جناب عالی! اس وقت جماعت احمدیہ غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے لئے شورش برپا کی جا رہی ہے۔ اور یہی سوال زیر غور ہے۔ جماعت احمدیہ کی طرف سے تو نہ کوئی شورش ہے۔ اور نہ ہی جماعت احمدیہ نے کسی دوسرے فرقے کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا سوال اٹھا رکھا ہے۔ ہمارے نزدیک تو حدیث نبوی کے مطابق حکومت پاکستان کو اپنے آئین میں یہی تعریف بطور بنیاد تسلیم کر کے تمام فرقوں کو مسلمان قرار دینا چاہیئے۔ اور ان کے جان و مال اور آبرو کی ہر طرح سے ذمہ داری لینی چاہیئے۔ جناب مولوی صاحب نے اس پر سوچنے کا وعدہ فرمایا۔

(۲)

میں نے ایک استفسار جناب مولوی صاحب موصوف سے یہ کیا تھا کہ آپ لوگ جو جماعت احمدیہ کو اس لئے غیر مسلم قرار دے رہے ہیں کہ وہ معاذ اللہ ایک جھوٹے نبی کو مانتی ہے حالانکہ وہ تمام ایمانیات کو مانتی ہے اور قرآنی شریعت پر عمل پیرا ہے نماز پڑھتی ہے۔ اور قبلہ کو مانتی ہے۔ کسی ایک چیز کا بھی انکار نہیں کرتی۔ آپ فرمائیں کہ قرآن مجید یا حدیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی وہ کونسی نص ہے جس کے رو سے جھوٹے نبی کو سچا سمجھ کر ماننے والا کافر ہو جاتا ہے؟ جناب مولوی صاحب اس بارے میں کوئی آیت یا حدیث پیش نہ کر سکے۔ اتنا فرمایا کہ سارے فرقے تمہیں کافر کہتے ہیں۔ یا یہ کہ تم ان کو کافر کہتے ہو۔ ظاہر ہے کہ اس جواب کا میرے سوال سے تعلق نہ تھا۔ سوال یہ نہ تھا کہ کون کیا کہتا ہے۔ سوال صرف یہ تھا کہ آیا قرآن و حدیث کی نصوص میں جھوٹے مدعی نبوت کو سچا ماننے والا جبکہ وہ اصول دین میں کوئی تبدیلی نہیں کرتا کافر ہے یا نہیں۔ اگر یہ امر اس شخص کے کفر کی وجہ سے نہیں۔ تو قرآن و حدیث کی بناء پر بنائے جانے والے آئین میں ایسے شخص یا جماعت کو کیونکر کافر قرار دیا جا سکتا ہے؟ میں نے جناب مولوی صاحب سے عرض کر دیا تھا۔ کہ جس کی لاٹھی اس کی بھینس یا کثرت تعداد کے غرور کی بناء پر چھوٹی جماعت پر تعدی کرنے کے خیال سے الگ ہو کر قرآنی یا حدیثی نص پیش ہونی چاہیئے۔ م

اس مجلس میں جناب مولوی صاحب موصوف کوئی نص اس بارے میں پیش نہیں فرما سکے۔

اس مجلس میں جناب شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ اور جناب مولوی جلال الدین صاحب شمس کے علاوہ اسلامی جماعت کے ایک معزز رکن جناب صوفی عبد الرحیم صاحب بھی موجود تھے۔ جناب مولوی صاحب سے ہماری یہ برادرانہ گفتگو تھی۔ جس کا مختصر سا خاکہ میں نے ذکر کیا ہے۔ واللہ بصیر بالعباد

درخواست ہائے دعا

(۱) میرے لڑکے ناصر احمد کی دائیں پنڈلی کی ہڈی فٹ بال کھیلتے ہوئے ٹوٹ گئی ہے۔ احباب کرام اس کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ محمد ابراہیم شاد احمدی چھور چک ۱۷۱ ضلع شیخوپورہ (۲) میرے ماموں چوہدری منیر احمد صاحب محکمانہ مشکلات میں ہیں۔ ان کی ملازمت پر بحالی کے لئے دعا فرمائیں۔ محمد ظفر الٰہی مسلم ٹاؤن لاہور (۳) میں دانتوں کی تکلیف کی وجہ سے بیمار ہوں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں محمد لطیف ٹیلر ماسٹر گوجرانوالہ ٹاؤن (۴) میرے والد صاحب اور میرا لڑکا منیر احمد بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ بشیر احمد ساکن بٹر کے ضلع شیخوپورہ (۵) بندہ کو اپنے بعض ذاتی اور خاندانی معاملات کی وجہ سے پریشانی رہتی ہے احباب اطمینان قلب کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز میرے بھائی کیپٹن عبد العزیز صاحب کی ملازمت میں بحالی کے لئے دعا فرمائیں۔ مستری چراغ الدین گجرات (۶) احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالےٰ میرے بچوں کی تعلیم کا بہتر انتظام کرے۔ ڈاکٹر طفیل احمد ڈار (۷) میرے چھوٹے بھائی کا مکان کے چھت سے گر پڑنے کی وجہ سے دایاں بازو ٹوٹ گیا ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ مسعود احمد مجاہد کشمیر (۸) چوہدری عنایت اللہ صاحب بی ایس سی اور ان کے بیٹے چوہدری بشیر احمد صاحب بی اے کاٹن انسپکٹر کی مقدمہ قتل میں باعزت بریت کے لئے دعا فرمائیں۔ ہدایت اللہ چک ۳۵ جنوبی سرگودہا (۹) میں ایک محکمانہ امتحان دینے والا ہوں۔ احباب کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ محمد شفیع سلیم پوری کلرک ۱۵ پنجاب رجمنٹ (۱۰) میرا لڑکا سعید الحق بیمار ہے اور بہت کمزور ہے۔ نیز میں خود عرصہ سے مرض بواسیر میں مبتلا ہوں صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ محمد عبد الحق مجاہد گنج مغلپورہ (۱۱) مکرم والد صاحب تا حال میو ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ حالت رو بصحت ہے۔ احباب ان کی شفایابی کے لئے دعا فرمائیں محمد احمد ثاقب از لاہور (۱۲) میری لڑکی خمیم اختر عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ محمد صادق فاروقی قصور (۱۳) عبد الحی صاحب آسٹریلیا بلڈنگ لاہور کے بھائی ایم۔ اے خورشید صاحب اپنی مشکلات کے حل کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں۔ (۱۵) میری والدہ صاحبہ عرصہ سے بیمار ہیں ضعف و علالت بڑھ رہی ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ عبد المجید خان جیمس آباد تھرپارکر سندھ

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۳۰ جولائی ۱۹۵۲ء

یا ایھا الذین آمنوا

یہ حقیقت ہر مسلمان پر واضح ہے کہ قرآن پاک قیامت تک کے لئے ہے اور ہر زمانے کے مسلمانوں کے لئے صحیح صحیح لائحہ عمل اور ہدایت پیش کرتا ہے اس کی آیات زمان و مکان کی حد بندیوں سے آزاد ہیں۔ اگر انسان غور کرے تو اس کو زندگی کے ہر شعبہ کے متعلق متعین قواعد مل سکتے ہیں جن سے وہ اپنی دینی اور دنیوی زندگی کی جو دراصل ایک ہی وحدت کے دو پہلو ہیں رہنمائی کر سکتا ہے۔

قرون اولیٰ سے ہی مسلمانوں میں بعض مسائل کے متعلق اختلاف رائے چلا آیا ہے اور بعض نہایت بدیہی باتوں میں بھی ایک صحابی کا خیال کچھ اور دوسرے کا کچھ اور یہ انسانی فطرت کے مطابق ہے جس طرح باوجود انسانی جسم میں اعضاء اور ان کی ساخت یکساں ہے۔ مگر پھر بھی اختلاف نمایاں ہوتا ہے اسی طرح کسی ذہنی یا روحانی مسئلہ میں بھی باوجود ایک بنیادی یکسانی کے اختلاف لازمی ہے ؎

اے ذوق اس جہاں کو ہے زیب اختلاف سے

یہ ایک ایسی حقیقت ہے جس سے انکار نہیں کیا جا سکتا اس زمانہ میں ہم دیکھتے ہیں کہ وہ اختلافات جو صحابہ کرام میں کم سے کم غیر مسلم اقوام کے مقابلہ میں کسی نقصان کا باعث نہیں بنتے تھے بلکہ سب اکٹھے ہو کر ایک محاذ بنا لیتے تھے۔ اب فرقہ بندی کے تفرقات کی صورت میں مسلمانوں میں ایسے اندرونی خلفشار کا باعث بنے ہوئے ہیں کہ غیر مسلم اقوام اسلامی دنیا پر ایک سرے سے لے کر دوسرے سرے تک چھا گئی ہیں اور کمزوری جو اختلافات کی وجہ سے پیدا ہو گئی ہے مسلمانوں کے محاذ کو اتنا کمزور کر گئی ہے کہ یہودیوں جیسی نکمی اور ضربت علیہم الذلۃ والمسکنۃ کی مصداق قوم سے بھی ہراساں ہیں۔

بات دراصل یہ ہے کہ صحابہ کرام دینی اختلافات کو ذاتی و نظری اختلافات سمجھتے تھے ان کو سیاسی مصالح میں دخل انداز نہیں ہونے دیتے تھے۔ سب سے پہلے سیاسی مصالح میں دینی اختلافات کو گھسیڑنے کا فتنہ بڑے پیمانہ پر خوارج نے ایجاد کیا۔ اگرچہ اس کی ابتداء حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے زمانہ میں ایک منافق عبد اللہ بن سبا جو یہود سے مسلمان ہوا تھا ہو چکی تھی۔ مگر خوارج نے اسے پورے زور سے شروع کیا اور باوجودیکہ وہ بھی آخر ناکام ہوئے مگر جو انتشار کا بیج انہوں نے مسلمانوں میں بو دیا وہ مختلف صورتوں میں نمودار ہوتا رہا۔ جس کا نتیجہ آخر یہ ہوا جو آج ہم دیکھتے ہیں۔

اعتقادی اختلافات کو سیاست میں داخل کرنے کی برائی اتنی پھیل گئی کہ ذرا ذرا سی بات پر علمائے اسلام ایک دوسرے پر نہ صرف کفر و ارتداد کے فتوے لگانے لگے بلکہ جس عالم کا دربار شاہی میں رسوخ جم جاتا وہ اپنے حریفوں کو ملیامیٹ کرنے کے لئے ایڑی چوٹی تک کا زور لگا دیتا۔ اس کا نتیجہ جیسا کہ ہم نے عرض کیا ہے مسلمان اقوام کی وہ پراگندگی اور انتشار ہے جس کی وجہ سے آج ہم ان کو مغربی اقوام کے سامنے بے دست و پا دیکھ رہے ہیں۔ یہ ایک ایسی واضح حقیقت ہے جس کا کوئی سمجھ دار مسلمان بقائمی ہوش و حواس انکار نہیں کر سکتا۔

مسلمان اقوام میں یہ مرض اس حد تک پہنچ گیا ہے کہ بہت سے حساس مسلمان تو اس کے علاج سے بالکل مایوس ہو چکے ہیں۔ حالانکہ اس کا علاج ہے اور ضرور ہے اور قرآن کریم نے غیر مبہم الفاظ میں اس کا علاج بتایا ہے۔ مرض یہ ہے کہ اس وقت تمام اسلامی دنیا میں انتشار کے عفریت کا تسلط ہے۔ اسلامی تاریخ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس مرض کی ابتداء عقائدی اختلافات کو سیاست میں گھسیڑنے سے ہوئی اور بڑھتے بڑھتے یہ مرض اتنا بڑھ گیا کہ اب ہر ذرا ذرا سے معاملہ میں تنازعات کا ایک ہنگامہ برپا ہو جاتا ہے۔

مسلمانوں کی ذہنیت ایسے جھگڑوں کے لئے کچھ ایسی اثر پذیر ہو چکی ہے کہ چند لسّان مقررین اگر کھڑے ہو جائیں تو معمولی سے اختلاف کی دیا سلائی لگا کر تمام ملک کے خرمن امن کو جلا کر راکھ کر سکتے ہیں۔ موجودہ وقت میں اس کی مثال احراری گروہ کا احمدیوں کے خلاف پروپیگنڈا ہے۔ احراریوں نے کئی بار ایسی شعلہ زنی کا مظاہرہ کیا ہے اور پنجاب بلکہ تمام پاکستان کے مسلمان ان مظاہروں کا ذاتی تجربہ کر چکے ہیں۔ احراریوں کے لئے یہ آگ لگانا کچھ بھی مشکل نہیں ہے۔ کیونکہ جیسا کہ ہم نے اوپر عرض کیا ہے صدیوں کی مشق سے عوام کی ذہنیت بھک سے اڑ جانے والا مادہ بن چکی ہے۔

اس وقت پاکستان ہی میں مسلمان کہلانے والے اتنے فرقے موجود ہیں کہ اگر اس قسم کے لوگ چاہیں تو فرقہ بندی کی ایسی آگ بھڑکا سکتے ہیں کہ جو بجھائے نہ بجھ سکے گی۔ جیسا کہ پنجاب کے وزیر اعلیٰ جناب میاں ممتاز محمد خاں دولتانہ نے اپنی رپورٹ میں جو انہوں نے گذشتہ صوبہ مسلم لیگ کونسل کے اجلاس میں پڑھی صاف صاف لفظوں میں بیان کیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"اگر فرقہ بندی کی مبالغہ آمیزی کے خلاف رائے عامہ کو متحد نہ کیا گیا۔ اگر عوام کے سامنے صحیح سیاسی خطرات کی صورت حال نہ رکھی گئی تو مجھے خطرہ ہے کہ یہ چھوٹی چھوٹی جھڑپیں جو ہم دیکھ رہے ہیں اور جن کو ہم آسانی سے دبا سکتے ہیں بات انہی تک محدود نہیں رہے گی بلکہ ڈھکو اتنا وسیع زلزلہ بن جائے گا جو پاکستان کی بنیاد ہلا دے گا"

(رپورٹ انگریزی وزیر اعلیٰ ص۳۶)

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرقہ بندی کے اس قسم کے انتشار کو مٹانے کا علاج بتایا ہے۔ سورہ صف میں فرماتا ہے

یا ایھا الذین آمنوا لم تقولون ما لا تفعلون۔ کبر مقتاً عند اللہ ان تقولوا ما لا تفعلون ان اللہ یحب الذین یقاتلون فی سبیلہ صفاً کانھم بنیان مرصوص

ترجمہ:۔ اے ایمان لانے والو اے مسلمانو! تم کیوں وہ باتیں کہتے ہو جن پر عمل نہیں کرتے۔ اللہ تعالےٰ کے نزدیک یہ بات بہت گراں ہے کہ تم وہ کہو جس پر عمل نہ کرو۔ اللہ تعالےٰ تو ان لوگوں کو پسند کرتا ہے جو اللہ تعالےٰ کے راستہ میں اس طرح صف باندھ کر جہاد کرتے ہیں کہ گویا وہ سیسہ پلائی ہوئی عمارت ہیں۔

یہ آیات اللہ تعالےٰ نے تمام مسلمانوں کو مخاطب کر کے فرمائی ہیں کسی خاص فرقہ کی طرف نہیں ہیں۔ ان تمام لوگوں سے خطاب ہے جو اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں۔ صرف پکے مسلمان ہی اس میں مخاطب نہیں کیونکہ جو صفت ان کی آگے بیان کی گئی ہے وہ پکے مسلمانوں کی نہیں ہو سکتی۔ کیا ایک پکا مسلمان ایسا ہو سکتا ہے کہ وہ منہ سے تو کچھ کہے اور عمل کچھ کرے یقیناً اس خطاب میں تمام اچھے برے مسلمان شریک ہیں جن کو اللہ تعالےٰ ایک محاذ پر جمع ہونے کی ہدایت دیتا ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ تم ایسے مسلمان نہیں رہے جن کا قول اور عمل یکساں ہوتا ہے۔ مگر تم زبانی تو یہ کہتے ہو کہ تمام مسلمانوں کا اتحاد ہونا چاہیئے۔ مگر احمدی، غیر احمدی، شیعہ سنی، حنفی وہابی سوال اٹھا اٹھا کر انتشار پھیلاتے ہو۔ اس طرح اتحاد کس طرح ہو سکتا ہے۔ یہاں ہم یہ فیصلہ نہیں کر رہے کہ تم میں کون راہ راست پر ہے یا کون گمراہ ہے۔ بلکہ چونکہ تم سب مسلمان کہلاتے ہو اور ایک بات ہے جس کو تم منہ سے کہتے ہوئے نہیں تھکتے۔ یعنی اتحاد اس کو عملی جامہ پہناؤ۔ اعتقادی تفرقات کو پس پشت ڈال دو اور ایک محاذ پر اس طرح جمع ہو جاؤ جس طرح سیسہ پلائی ہوئی عمارت ہوتی ہے۔

اسی سورہ مقدسہ میں آگے چل کر اللہ تعالےٰ فرماتا ہے

یا ایھا الذین آمنوا ھل ادلکم علیٰ تجارۃ تنجیکم من عذاب الیم۔ تؤمنون باللہ ورسولہ وتجاھدون فی سبیل اللہ باموالکم وانفسکم ذالکم خیر لکم ان کنتم تعلمون۔

یعنی اے مومنو! اے مسلمانو! کیا میں تم کو ایسی تجارت بتاؤں جو تم کو عذاب الیم سے نجات دلائے تو سنو۔ اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اللہ تعالےٰ کے راستہ میں اپنے مالوں اور جانوں کے ساتھ جہاد کرو۔ یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانتے۔

یہاں جس بات کی طرف ہم توجہ دلانا چاہتے ہیں وہ یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے ان لوگوں کو مسلمان کر کے ہی خطاب کیا ہے خواہ ان کی حالت یہ ہو چکی ہے کہ ان پر عذاب الیم طاری ہے۔ اور ان کو علاج یہ بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اس کے راستہ میں مال و جان سے جہاد کرو۔

سوال یہ ہے کہ کیا جن لوگوں پر عذاب الیم طاری ہو چکا ہو اور جن کو یہاں اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول پر ایمان لانے کی دعوت دی گئی ہے حقیقی مسلمان ہو سکتے ہیں؟ کیا کوئی آدمی ایسے لوگوں کو مسلمان کہہ سکتا ہے؟ مگر ٹھہرئیے اور سوچئے! اللہ تعالےٰ خود ان کو مسلمان کہہ کر پکارتا ہے۔ کیوں؟ اس لئے کہ وہ اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں۔ اگرچہ ان کی حالت تو یہ ہے کہ ان پر عذاب الیم وارد ہے اور ان کو اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول پر ایمان لانے کی ضرورت ہے تاکہ وہ اس عذاب الیم سے نجات پائیں جو ان پر طاری ہے۔ مگر اللہ تعالےٰ اس کے باوجود اور ان کے فقدان ایمان کو خوب جانتے ہوئے ان کو مسلمان کہہ کر خطاب کرتا ہے۔

کیا اس سے یہ اصول مستنبط نہیں ہوتا کہ جو شخص یا جماعت اپنے آپ کو مسلمان کہتی ہے کوئی اس کو غیر مسلم نہیں قرار دے سکتا۔ اللہ تعالےٰ سے بڑھ کر تو کوئی ایمانی حالات کو زیادہ نہیں جانچ سکتا۔ اس کو تو دلوں کا حال بھی ذرہ ذرہ معلوم ہے۔ جب وہ ایسے لوگوں کو جن پر عذاب الیم وارد ہو چکا ہے اور جن کو اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول پر ایمان لانے کی ضرورت ہے۔ ہاں جب وہ خود ایسے لوگوں کو سوا یا ایھا الذین آمنوا کے اور کوئی خطاب نہیں کرتا۔ کیونکہ وہ اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں۔ تو پھر کسی حکومت کا خواہ وہ کتنی ہی اسلامی کیوں نہ ہو کیا اختیار ہے کہ وہ ان لوگوں کو غیر مسلم قرار دے جو اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں۔ یہ صرف فسق و فجور یا فردی بے دینی کا سوال نہیں ہے۔

(باقی صفحہ ۸ پر)

ایک خطرناک رجحان

لَا یَجْرِمَنَّکُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓی اَلَّا تَعْدِلُوْا (ارشاد قرآنی)

کسی قوم سے عناد تمہیں اس بات پر آمادہ نہ کرے ۔ کہ تم انصاف ہی کو چھوڑ دو ۔

مسئلہ کی اہمیت

آجکل اہل پنجاب کے سامنے بالخصوص اور اہل پاکستان کے سامنے بالعموم ایک ایسا مسئلہ درپیش ہے جس کو پیش کرنے والوں نے صرف مذہب کا رنگ دے کر پیش کیا ہے۔ لیکن درحقیقت مذہب کی آڑ صرف عوام الناس کے سادہ جذبات کو مشتعل کرنے کے لئے استعمال کی گئی ہے ۔ ورنہ یہ مسئلہ خالصۃً سیاسی ہے ۔ بہرحال ان سطور میں اس کے سیاسی و مذہبی دونوں پہلوؤں پر نہایت ہی اختصار سے روشنی ڈالی گئی ہے ۔ اس مسئلہ کا سیاسی پہلو اس قدر اہم ہے کہ اس سے براہ راست پاکستان کی سالمیت مسلمانان ہند ، مسلمانان عالم ، مسئلہ کشمیر مسئلہ گورداسپور ، پانیوں اور بجلی وغیرہ کے مسائل پر اثر پڑتا ہے ۔ اس لئے ہر ہوشمند ، سنجیدہ اور با اثر پاکستانی کا فرض ہے کہ اس پر غور کرے اور اگر قوم نادانستہ طور پر غلط راہ پر چل رہی ہے ۔ تو اسکو راہ دکھائے تاکہ ایسا نہ ہو ۔ کہ وقت گزرنے کے بعد جب مصیبت سر پر آن پڑے تو اس وقت آنکھیں کھولی جائیں ۔ یہ مسئلہ احمدیوں کو غیر مسلم قرار دینے سے متعلق ہے قطع نظر اس بات کے کہ حکومت اس بارہ میں بالآخر کیا فیصلہ کرتی ہے ، یہ بات جو پہلے خدشہ تھی اب ثابت ہوگئی ہے ۔ کہ ہندوستان نے اس پروپیگنڈا اور پاکستان کی افراتفری سے خوب فائدہ اٹھایا ہے ۔ علاوہ دیگر باتوں کے مصری پاکستانی تعلقات کو خراب کرنے کی جو ناپاک سازش کی ہے ، وہ بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے ۔ اب آپ کے سامنے اس مسئلہ کے دونوں پہلوؤں کو رکھتا ہوں

سیاسی پہلو

پاکستان پر اثر :- پاکستان کے لئے یہ مسئلہ کوئی نیا مسئلہ نہیں ۔ بلکہ اس سے قبل دو دفعہ بالکل یہی مسئلہ مسلمانوں کے سامنے آچکا ہے ۔ اور اس سلسلہ میں قائداعظم اور مسلم لیگ نے بالکل واضح طور پر دونوں دفعہ اس کا فیصلہ بھی کر دیا ہوا ہے ، جن حالات کی بناء پر اس وقت یہ فیصلہ قائداعظم یا مسلم لیگ کو کرنا پڑا وہ تمام کے تمام اس وقت بھی قائم ہیں ۔ نہ کوئی نئی بات پیدا ہوئی ہے ۔ اور نہ پہلی مشکلات سے پاکستان کو چھٹکارا حاصل ہوا ہے ۔ اس لئے اس پہلے فیصلہ کو بدلنے کی کوئی وجہ نہیں :

پہلی بار

پہلی بار یہی مسئلہ مسلم لیگ کی تاریخ میں اجلاس لاہور میں پیش آیا ۔ جبکہ مولوی عبدالحامد صاحب القادری بدایونی نے احمدیوں کو مسلمانوں سے علیحدہ فرقہ قرار دینے کی تجویز پیش کرنا چاہی تو قائداعظم نے ان کو بٹھا دیا ۔ اور اپنی تیز اور ناراض آنکھوں سے کچھ اس طرح تجویز پیش کرنے والے کو گھورا کہ وہ نہایت ہی ذلت سے اپنی جگہ پر بیٹھ گئے ، اور دوبارہ اٹھنا تو درکنار قائداعظم کی طرف نظر اٹھا کر ڈر کے مارے دیکھ بھی نہ سکے ۔ اس طرح اس دوربین قائد کی ایک نظر ہی نے اس مسئلہ کو نہایت ہی شاندار طریق پر حل کر دیا

دوسری بار

دوسری بار یہی مسئلہ ملکی تقسیم کرنے والے ٹریبونل یعنی باؤنڈری کمیشن کے سامنے آیا ۔ جس کے بعض گواہ مثلاً جسٹس محمد منیر گورنر (اس وقت کے جسٹس) دین محمد ، خدا کے فضل سے اس وقت بھی زندہ موجود ہیں ۔

ضلع گورداسپور کی قبل تقسیم مسلم اور غیر مسلم آبادی کا تناسب کچھ اس قسم کا تھا ۔ کہ مسلمان نصف سے زیادہ تھے ۔ اور غیر مسلم جس میں ہندو سکھ اور عیسائی وغیرہ سب شامل تھے مل ملا کر بھی مسلمانوں کے برابر نہ تھے ۔ اس لحاظ سے یہ ضلع بحیثیت مجموعی مسلم اکثریت کا ضلع تھا ۔ اس ضلع میں احمدی کثرت سے آباد تھے ۔ اگر ان کی آبادی کو الگ کر کے شمار کیا جاتا ۔ تو پھر مسلمان نصف سے کم رہ جاتے تھے ۔ اس صورت میں یہ ضلع غیر مسلم اکثریت کا ضلع ہو کر رہ جانا تھا ، چونکہ کانگرس کشمیر کو ہندوستان کے ساتھ ملانے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہی تھی ۔ اور اس راہ میں گورداسپور بُری طرح حائل تھا کیونکہ ہندوستان کو کشمیر جانے کے لئے بہرحال گورداسپور سے ہو کر جانا پڑتا تھا ۔ اس لئے کانگرس نے پورا زور لگایا ۔ کہ ضلع گورداسپور بھی ہندوستان میں شامل ہو جائے ۔ چنانچہ اس نے گورداسپور کو غیر مسلم اکثریت کا ضلع ثابت کرنے کے لئے پوری کوشش کی ۔ اس وقت احرار مسلم لیگ کے سخت مخالف بلکہ پاکستان کے نظریے ہی کے قائل نہ تھے اور بڑے سرگرم کانگرسی تھے ۔ اس لئے کانگرس نے ان سے خوب فائدہ اٹھایا ۔ اور ان کے پوسٹر اور لٹریچر وغیرہ کمیشن کے سامنے پیش کئے ، جن میں ثابت کیا گیا تھا کہ احمدی مسلمانوں سے الگ فرقہ ہیں یعنی خود مسلمان احمدیوں کو اپنا حصہ نہیں سمجھتے ظاہر ہے کہ ایسا ثابت ہونے سے مسلم لیگ کو ایک عظیم نقصان کا ڈر تھا ، چنانچہ اس وقت کے دوربین قائداعظم اور مسلم لیگ کے راہنماؤں نے اس سازش کو بروقت بھانپ لیا ۔ اور اس کے جواب کے طور پر خود احمدیوں کے ایک وفد کو بطور میمورنڈم ٹریبونل کے سامنے پیش کیا ۔ اس میں احمدیوں نے خود اس بات کو پیش کیا کہ وہ مسلمانوں کا ایک حصہ ہیں ۔ اور کوئی الگ فرقہ نہیں ہیں یعنی

احرار نے ثابت کرنا چاہا کہ احمدی الگ فرقہ ہیں ، اور مسلم لیگ نے ثابت کیا کہ احمدی مسلمانوں کا حصہ ہیں ۔

گو بعد میں ضلع گورداسپور پاکستان کو نہ مل سکا ۔ لیکن پاکستان کی یہ دلیل کہ ضلع گورداسپور مسلم اکثریت کا ضلع ہے قائم رہی ۔ اور یہ دلیل ایک ایسی مضبوط بنیاد تھی ۔ جس پر آئندہ مسئلہ کشمیر نہروں اور بجلی وغیرہ کے مسائل میں پاکستان نے دلائل کی ایک عظیم الشان عمارت کھڑی کر دی ۔ جس کے ساتھ ٹکرا ٹکرا کر ہندوستان کی تمام دلیلیں ٹوٹتی پھوٹتی رہیں ۔

آج بھی یہ دلیل قائم ہے ، اور پاکستان کے ہاتھ میں ایک زبردست ہتھیار ۔

مندرجہ حقائق پر پردہ ڈالنے کے لئے احرار نے بہت کوشش کی ۔ بلکہ بے شمار غلط بیانیاں بھی کیں ۔ لیکن حکومت پاکستان نے خود ان کی تردید کر دی ۔ جو آج سے دو برس قبل پریس میں آچکی ہے ۔ اس بات کو نظر انداز کرتے ہوئے کہ احرار نے تقسیم سے قبل مسلمانوں پر اس قدر ظلم کئے ، آج بھی اپنی اس روش کو نہیں بدلا ۔ اور صرف احمدیوں سے عناد کی وجہ سے ایک نہایت ہی پُرامن ملک کو دوبارہ تباہی کی طرف لے جانے کا فیصلہ کیا ۔ یعنی اس کے استحکام کو خطرے میں ڈالکر بدامنی اور انارکی پھیلانے کے لئے اپنے آپ کو وقف کر لیا ۔ اور ایک فرقہ کے خلاف انتہائی اشتعال انگیز باتیں کر کر کے اور قتل و کفر کے فتوے برسرعام دے دے کر اپنا مقصد حاصل کرنے کی کوشش کی ۔ چنانچہ اس کا جو نتیجہ نکلا وہ یہ ہے کہ چندروز قبل تک پاکستان کے اس بازوئے شمشیر زن یعنی پنجاب کے قریباً تمام اضلاع میں دفعہ ۱۴۴ نافذ تھی ۔ آج احرار کا سب سے بڑا نعرہ یہ ہے کہ احمدیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے ۔

اس بات کو جانے دیجئے کہ احمدیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے سے ایک کتنے بڑے مذہبی فتنہ کا دروازہ کھلتا ہے ۔ اس بات کو بھی جانے دیجئے کہ احمدیوں کو اس سے کیا نقصان یا اسلام کو کیا فائدہ پہنچتا ہے ۔ اس وقت صرف اس بات پر غور کیجئے ۔ کہ کیا پاکستان احرار کی ہمنوائی کر کے اپنی اس عظیم الشان دلیل کو کہ گورداسپور مسلم اکثریت کا ضلع تھا واپس لے گا ۔ کیا پاکستانیوں کو پانیوں اور بجلی کے جھگڑوں میں مندرجہ بالا دلیل کی ضرورت نہیں کیا پاکستان کو ان ہزاروں احمدیوں کی ضرورت نہیں ۔ جو کشمیر میں اس وقت بستے ہیں ۔ چلیئے اس وقت پانی اور بجلی کو چھوڑ دیجئے اور کشمیر کو بھی بھول جائیے اور یاد رکھیئے کہ خود گورداسپور کا مسئلہ بھی آج نہیں تو کل کل نہیں تو پرسوں ایک نہ ایک دن دوبارہ دنیا کے سامنے آئیگا اور اس وقت بھی انشاءاللہ پاکستان کو اپنی اس نہ ٹوٹنے والی دلیل کی سب سے پہلے ضرورت ہوگی ۔

مندرجہ بالا ساری باتیں ایک منٹ کے لئے آپ اپنے ذہن سے نکال دیں اور فرض کرلیں ۔ کہ اب ان کی آئندہ ضرورت نہ ہوگی ۔ (اگرچہ جیسا کہ میں لکھ چکا ہوں کشمیر کے بعض حصوں میں کثرت سے احمدی آباد ہیں ، جن کے ایک ایک ووٹ کی پاکستان کو اشد ضرورت ہے) لیکن جو کچھ آج تک ہو چکا ہے ۔ کیا اس کے نتائج بھی کچھ نہیں ہوں گے ۔ جس وقت کشمیر ، گورداسپور ، پانی اور بجلی کے جھگڑے عدالت میں تھے ۔ (اب بھی ہیں) اس وقت تو پاکستان نے اپنے کیس کو مضبوط کرنے کے لئے احمدیوں سے فائدہ اٹھایا

دعائے مغفرت

(۱) مسمات کرم بی بی صاحبہ جو کہ صحابیہ اور موصیہ تھیں ایک سو پانچ سال کی عمر پاکر ۱۵-۷-۵۲ کو راہی ملک عدم ہوگئیں انا للہ و انا الیہ راجعون ۔ احباب دعائے مغفرت فرمائیں

سلطانہ عزیز لاڑکانہ

(۲) میری والدہ صاحبہ مسماۃ گلاب بی بی عرف مائی پٹھانی) مورخہ ۲۴-۷-۵۲ بروز جمعرات بوقت صبح دس بجے وفات پاگئی ہیں انا للہ و انا الیہ راجعون ۔ مرحومہ موصیہ تھیں ۔ احباب دعائے مغفرت اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا فرمائیں ۔

سید علی شاہ ایس ۔ ٹی ۔ ای ۔ این ڈبلیو آر ہیر لوچ روڈ سندھ

جب احمدیوں کی مدد سے یہ کیس پہاڑ کی طرح مضبوط ہو گیا۔ اور ہندوستان کی کوئی دلیل اس کو نقصان نہ پہنچا سکی۔ تو اس وقت پاکستان کے چند مولویوں کے کہنے پر حکومت پاکستان کیا احمدیوں کو اقلیت قرار دینے کی تجویز پر غور بھی کرے گی۔ کیا اگر خدا نخواستہ ایسا ہو جائے۔ تو دنیا میں اس سب سے بڑی اسلامی سلطنت کے زعماء کا ایک رتی بھر بھی وقار قائم رہ سکیگا۔ کیا کوئی ملک پاکستان کے لیڈروں اور ان کنوئیں کے مینڈک مولویوں پر کچھ بھی اعتبار کرنے کی جرأت کریگا۔

عالم اسلام پر اثر

اس مسئلہ سے عالم اسلام پر کیا اثر پڑ سکتا تھا، یہ تو مستقبل کی بات تھی۔ بدقسمتی سے انہی دنوں ایک ایسا واقعہ پیش آ گیا۔ کہ جس نے یہ ثابت کر دیا۔ کہ یہ اثر تو پڑنا شروع بھی ہو گیا ہے۔ اور اس کی پہلی ضرب بڑی شدت سے تمام دنیائے اسلام نے محسوس بھی کی۔ لیکن خدا کے فضل سے پاکستان اور اسلامی ممالک میں ابھی بہت سارے عقل والے بھی موجود ہیں۔ جنہوں نے اس خطرناک رجحان کو دبا لیا۔ اور پاکستان نے تو کمال رواداری سے اس معاملہ کو ختم بھی کر دیا۔ اس کی تفصیل سب کچھ آپ کو معلوم ہے۔ میں پھر دوہرا دیتا ہوں۔ کیونکہ باوجود ختم کر دینے کے پھر بھی ایسا خدشہ تو ہے۔ کہ دوبارہ ایسا واقعہ اس سے بھی زیادہ شدت سے پیش آ جائے۔ اور آپ کو مقابلہ کرنا پڑے۔

احرار نے احمدیوں کے خلاف یہ تحریک اس قدر زور و شور اور ہنگامہ آرائی کے ساتھ تمام پاکستان میں شروع کی۔ کہ بعض سنجیدہ لوگوں کا اس وقت بھی ماتھا ٹھنکا۔ کہ کہیں کوئی معشوق اس پردہ زنگاری میں نہ ہو۔ ابھی چند روز نہیں گذرے تھے۔ کہ اچانک خبر آئی۔ کہ ہندوستان ایک مہم شروع کرنے والا ہے۔ جس کے ذریعہ وہ مسلم بلاک کے قیام کو روکے گا۔ اور عرب ایشیائی بلاک بنانے کی کوشش کرے گا۔ اور اس کے لئے وہ پاکستان کو عرب ممالک سے علیحدہ کرنے کی بھی کوشش کرے گا۔ کیونکہ پاکستان کی بے لوث اور شاندار خدمات کی وجہ سے مسلم ممالک کا اتحاد بہت قریب ہو رہا تھا۔ اور ساتھ ہی بالکل ڈرامیٹک انداز میں مصر کے مفتی کا وزیر خارجہ پاکستان کے متعلق کفر کا فتویٰ اور مصری پریس کی اس فتوے کے خلاف شدید مخالفت اور اس راز کی تشہیر کی خبر آئی۔ کہ مفتی مصر نے یہ فتویٰ پاکستان اور مصر کے تعلقات کو خراب کرنے کے لئے افغان سفیر کی دوستی کی وجہ سے دیا ہے۔

اس خبر نے یہ راز طشت از بام کر دیا۔ کہ پاکستان میں احرار کی طرف سے یہی نعرہ۔ ہندوستان کی مہم اور پھر افغان سفیر کی کوشش سے مفتی مصر کا فتویٰ۔ دراصل ایک ہی سازش کی مختلف کڑیاں ہیں۔

اب آپ خود اندازہ کر لیں۔ کہ کفر و ایمان کے فتووں سے سیاسی طور پر کس کس قسم کے خطرناک نتائج پیدا ہو سکتے ہیں۔ پاکستان نے اسلامی ممالک کی اتنی بے شمار خدمات سرانجام دی ہیں۔ اور یہ ممالک پاکستان اور اس کے جلیل القدر وزیر خارجہ کے اس قدر مشکور ہیں۔ کہ ان کو شکریہ ادا کرنے کے لئے الفاظ نہیں ملتے۔ وفد پارٹی کے اخبار کا یہ کہنا۔ کہ اگر ظفر اللہ خاں کافر ہے۔ تو ہمیں ایسے بہت سے کافروں کی ضرورت ہے۔ اسی شکر گذاری کے اظہار کا نمونہ ہے۔ پاکستان کی بے غرض خدمات کی وجہ سے مسلم ممالک ایک دوسرے کے قریب تر ہو رہے تھے۔ اور پاکستان کو لیڈر بننے کا نہیں بلکہ خدمت کرنے کا ایسا موقعہ مل رہا تھا۔ کہ اس کو چاہیئے تھا۔ کہ وہ اس پر فخر کرتا۔ اور اپنے ایک فرزند کو مزید موقعہ دیتا۔ کہ وہ اور خدمت کرے۔ اور ان مسلم بھائیوں کو اپنی مشترکہ خدمات اور محبت سے اتنا قریب کر دے۔ کہ وہ ایک مضبوط عمارت کی طرح کھڑے ہو جائیں۔

آہ! بدقسمت پاکستان۔ کہ جس کے ایک فرزند نے غیروں کے دلوں میں تو بڑی عزت کا مقام پا لیا۔ یا حسرت کہ اس کے اپنے بھائیوں نے اپنے ملک میں اس کی عزت کی حفاظت نہ کی۔ اور آج اس کو غدار اور کافر کا خطاب دیا جاتا ہے۔

لیکن اے پاکستان کے عزیزو اور بھائیو! کیا خدا یہ سارا تماشا نہیں دیکھ رہا ہے کیا وہ اس نیک اور متقی بندے کو بھول جائے گا۔ جس کے ہمنشینوں نے اسے بھلا دیا۔ نہیں! نہیں۔ ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا۔ خدا اس شخص کو اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی بلند درجات عطا کرے گا۔ اور مسلمانوں کو انشاءاللہ العزیز ایک دفعہ پھر باوجود ان فتنہ پردازوں کی کوششوں کے دوبارہ متحد اور ایک لڑی میں پروئے گا۔ خدا وہ دن جلد لائے۔

مسلمانان ہند پر اثر

ہندوستان میں اس وقت پانچ کروڑ مسلمان آباد ہیں۔ انتہائی کس مپرسی اور قابل رحم حالت میں ان کی زندگی کے دن گذر رہے ہیں۔ پاکستان میں اقلیتوں سے جس قسم کا سلوک ہوتا ہے اس کی طرف ان کی ملتجیانہ نگاہیں لگی رہتی ہیں۔ پاکستانیوں کی ذرا سی لغزش ان کے لئے قیامت کا نمونہ بن سکتی ہے۔ اگر احمدیوں کو محض اقلیت قرار دینے کی بات ہوتی۔ تو کچھ نہ تھا۔ لیکن آج کل کے خونی مولوی تو برملا اعلان کر رہے ہیں کہ احمدیوں کو اقلیت قرار دے کر اس ملک سے ہی نکال دیا جائے گا۔ اور شاید ان کا بیٹ تو اس طرح بھی نہ بھرے گا۔ خواہ ایسا کرنے سے پانچ کروڑ جانیں خطرہ میں پڑ جائیں۔ ذرا غور کیجئے۔ کہ اگر احمدیوں کو آپ نے اقلیت قرار دے لیا۔ تو آخر ان سے وہی سلوک ہو گا۔ جو ہندوؤں سے۔ اور ہندو پاکستان میں دو کروڑ ہیں۔ یہ دو کروڑ ہندو کیا پانچ کروڑ مسلمانوں کو زندہ رہنے دیگا۔ کیا یہ دو کروڑ ہندو مسلمانوں کا ایک اپنے میں سے علیحدہ کئے ہوئے فرقہ پر ہوتا ہوا ظلم دیکھ کر اپنے آپ کو محفوظ سمجھے گا۔ کیا وہ اس خدشہ پر ہی آفت نہ لے آئیگا خدارا ذرا تو سوچئے۔ کہ چند لاکھ احمدیوں پر ظلم کر کے آپ خود پاکستان کے وجود کو خطرے میں ڈال لیں گے۔ اس کے علاوہ اس ضمن میں کچھ نہیں کہتا۔ آپ خود اس کی تفصیلات کے گھنے جنگل میں داخل ہو کر نکلنے کی کوشش کیجئے۔

پس اے پاکستان کے زیرک اور ہوشمند برادران چند موٹی موٹی باتیں جن کا فوری طور پر اثر ناگزیر ہے۔ میں نے آپ کے سامنے رکھی ہیں۔ آپ خود اپنے دماغ پر غور کر کے بہت ساری مفید اور زیادہ اہم باتیں سوچ سکتے ہیں۔ اور پھر سوچ بچار کے بعد اپنے دوسرے بھائیوں کو راہ دکھا سکتے ہیں۔ یہ نہایت ہی اہم اور نازک وقت ہے کشمیر کا لمبا مسئلہ قریب الاختتام ہے۔ مسلمانوں کے اتحاد کی خوشبو فضا میں اڑ رہی ہے۔ اور ساتھ ساتھ ہندوستان کے پانچ کروڑ مسلمان بھائیوں کے دلوں کی دھڑکنیں صاف سنائی دے رہی ہیں۔ پس آیئے سارے مل کر بیٹھیں۔ اور ان مسائل کو حل کریں۔ ایک بنیان مرصوص بن کر دشمنوں کا مقابلہ کریں۔ اور ایک دفعہ پھر ہاں یقیناً قیامت کے روز سے قبل دوبارہ خدا اور حضرت سرور کائنات محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا ساری دنیا میں گاڑ دیں۔

مذہبی پہلو

پہلے آپ فرمایئے:۔ حضرت خاتم النبیین سرورِ کائنات نبی اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق احمدیوں کا جو عقیدہ ہے۔ اس کو چند منٹ کے لئے رہنے دیجئے۔ یہ میں ابھی عرض کرتا ہوں۔ اس سے قبل تمام برادرانِ اسلام کی خدمت میں جو مسئلہ ختم نبوت کو مشترکہ عقیدہ سمجھتے ہیں۔ ایک سوال پوچھنے کی جرأت کرتا ہوں۔ تمام مسلمانوں کا یہ متفقہ عقیدہ ہے۔ کہ جب امت محمدیہ پر زوال آئے گا۔ تو حضرت عیسیٰ مسیح علیہ السلام آسمان سے تشریف لا کر اس امت کو درست کریں گے۔ یہ بات بہت سی احادیث میں مذکور ہے۔ اب آپ یہ فرمایئے۔ کہ کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے تشریف لانے سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے آخری نبی ہونے کی دلیل ٹوٹ نہیں جاتی۔ کیا ان کو قرآن کریم نے نبی کا خطاب نہیں دیا؟ جیسا کہ فرماتا ہے۔ وجعلنی نبیا وجعلنی مبارکا این ماکنت (یعنی خواہ میں آسمان پر ہوں یا زمین پر ہمیشہ نبی ہوں) کیا ایک دفعہ قرآن حکیم کا یہ دیا ہوا خطاب واپس ہو سکتا ہے۔ کیا نعوذ باللہ آنحضرت صلعم کی قوت قدسیہ خود اپنے غلاموں میں سے کسی کو نبی نہیں بنا سکتی؟

ایک ایسی امت کی اصلاح کے لئے جس کا نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) سب سے بڑا اور جس کی شریعت مکمل ترین ہے۔ ایک بنی اسرائیلی نبی کا آنا۔ کیا یہ اس سب سے بڑے نبی (آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم) اور آپ کی شریعت کی ہتک نہیں۔

مندرجہ بالا باتوں پر غور فرمایئے۔ اور ان باتوں کو اپنے اوپر اعتراض تصور کرتے ہوئے اپنے علماء سے سوال کیجئے۔ کہ کیا وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آنے کے منکر ہو گئے ہیں۔ کیا انہوں نے یہ عقیدہ ترک کر دیا ہے۔ اگر ترک کر دیا ہے۔ تو مساجد کے ممبروں پر کھڑے ہو کر اس کا اعلان کر دیں۔ ورنہ وہ جان لیں۔ کہ وہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایک نبی کے آنے کے منتظر ہیں۔ اور وہ خود اس مقدس و برتر نبی حضرت خاتم النبیین کی ہتک کے مرتکب ہو رہے ہیں۔

احمدیوں کا عقیدہ

احمدیوں کا عقیدہ بالکل صاف اور واضح ہے۔

ہم اللہ تعالےٰ کو حاضر ناظر جان کر آپ سے عرض کرتے ہیں۔ کہ ہم حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو ان معنوں میں خاتم النبیین یقین کرتے ہیں۔ کہ آپؐ پر تمام قسم کے کمالات نبوت ختم ہیں۔ اور آپؐ تمام انبیاءؑ سے افضل و اعلیٰ ہیں۔ اور آپؐ کی لائی ہوئی شریعت اکمل ترین ہے۔ ہمارا عقیدہ ہے۔ کہ قرآن کریم کا ایک شعشہ تک بھی قیامت تک بدل نہیں سکتا۔ اور نہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نئی شریعت والا نبی آ سکتا ہے۔ ہم یقین کرتے ہیں۔ کہ کسی بنی اسرائیلی نبی کی اس امت کے لئے ضرورت نہیں۔ ہاں آنحضرتؐ کے غلاموں میں سے ایک غلام آپ کی کامل پیروی کر کے غیر تشریعی نبوت کا درجہ پا سکتا ہے۔ ظاہر ہے کہ اس عقیدہ سے آنحضرت صلعم کی شان میں اضافہ ہوتا ہے۔ نہ کہ کسی قسم کی کمی۔ یا نعوذ باللہ ہتک۔

یہ عقیدہ جو میں نے اوپر بیان کیا ہے۔ صرف احمدیوں ہی کا نیا عقیدہ نہیں بلکہ بہت سے دیگر بزرگانِ اسلام کا بھی عقیدہ تھا۔ مثلاً:۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا فرمان

آپ فرماتی ہیں:۔ قولوا انہ خاتم الانبیاء ولا تقولوا لانبی بعدہٗ (تفسیر در منثور جلد ۵ صفحہ ۲۰۴ و تکملہ مجمع البحار صفحہ ۸۵) کہ تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین تو بے شک کہو۔ لیکن یہ نہ کہو۔ کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہو گا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے اس قول سے ظاہر ہے۔ کہ خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد امت محمدیہ میں نبی آ سکتا ہے۔

حضرت شیخ اکبر اور انقطاع نبوت

شیخ اکبر حضرت محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ

(باقی صفحہ [illegible] پر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھُوَ النَّاصِرُ

جو خاتم النبیین کا منکر ہے وہ یقیناً اسلام سے باہر ہے

(از حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

اے عزیزو! آج کل احمدی احراری جھگڑے میں ایک طوفانِ بے تمیزی اُٹھ رہا ہے۔ اور جن لوگوں کا اس اختلاف سے دور کا بھی تعلق نہیں وہ بھی سنی سنائی باتوں پر کان دھر کے اشتعال میں آرہے ہیں اور غلط رائے قائم کر رہے ہیں۔ لیکن یہ معاملہ ایسا نہیں کہ صرف اظہارِ غضب سے اسے حل کیا جا سکے جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے احترام کا سوال ہو۔ تو کم سے کم اس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ارشادات کو سامنے رکھنا چاہیئے۔ کیونکہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ ایک شخص آپؐ کے احترام کیلئے جان دینے کا دعویٰ کرتا ہو۔ لیکن اس غرض کے لئے وہ کام کرتا ہو۔ جنہیں آپؐ نے منع فرمایا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ:۔

بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں۔ کہ جب وہ باتیں کرتے ہیں۔ تو غلط بیانی کرتے ہیں۔ اور جب کسی سے اختلاف ہوتا ہے۔ تو گالی گلوچ پر اُتر آتے ہیں۔ مگر مومنوں کو ایسا نہیں ہونا چاہیئے۔

اب آپ لوگ خود ہی دیکھ لیں۔ کہ کیا احمدیت کے خلاف تقریریں کرنے والے جن کی تقریریں آپ نے سنی ہیں۔ اس حکم کی خلاف ورزی کرتے ہیں کہ نہیں۔ کیا جب وہ یہ کہہ رہے ہوتے ہیں۔ کہ فساد نہ کرو۔ تو کیا آپ پر یہی اثر ہوتا ہے کہ وہ یہ کہتے ہیں۔ کہ فساد نہ کرو۔ یا اس کے نتیجہ میں بہت سے بچے اور چند نوجوان فوراً جلوس بناتے اور گلیوں میں احمدیوں کے خلاف شور مچاتے پھرتے ہیں اور بعض پرائیویٹ مجالس میں احمدیوں کے قتل اور بائیکاٹ کے منصوبے کرنے لگ جاتے ہیں اگر یہ مقرر واقعہ میں امن کی تعلیم دیتے ہیں۔ تو اس کا اُلٹا اثر کیوں ہوتا ہے۔ کیا اس سے ثابت نہیں ہوتا۔ کہ سامعین بین السطور مطلب ان تقریروں کا یہی سمجھتے ہیں۔ کہ مقرر کہتا ہے کہ ہمیں قانون کی زد سے آزاد رہنے دو۔ اور خود جا کر جو نقصان احمدیوں کا ہو سکتا ہے کرو۔ اسی طرح جو الفاظ وہ میری نسبت یا چوہدری ظفر اللہ خان کی نسبت یا باقی جماعت احمدیہ کے متعلق بولتے ہیں۔ کیا وہ گالی گلوچ کی حد میں نہیں آتے اور کیا یہ سچ نہیں کہ ان لوگوں کی طرف سے جو جلوس مختلف جگہوں پر نکالے گئے۔ ان میں چوہدری ظفر اللہ خان کو نہایت ناپسندیدہ طور پر پیش کیا گیا۔ اور ایک گتا پکڑ کر اُسے ظفر اللہ خاں ظاہر کیا گیا۔ اور اس پر جوتیاں لگائی گئیں۔ کیا یہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول کے مطابق کہ جب وہ جھگڑتا اور مخالفت کرتا ہے۔ تو گالی گلوچ پر اُتر آتا ہے۔

اے اسلام کی غیرت رکھنے والو! اور اے وہ لوگو جن کے دل میں محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ذرا بھی عشق ہے میں آپ سے پوچھتا ہوں۔ کہ کیا آپ ایک منٹ کیلئے بھی یہ خیال کر سکتے ہیں۔ کہ ان مجالس اور ان جلوسوں کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پسند کر سکتے تھے؟ کیا اگر کوئی دشمن ایسے جلوس کا نقشہ کھینچ کر یہ کہے۔ کہ نعوذ باللہ من ذالک رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے کسی جلوس کو پسند فرمایا تھا۔ تو کیا آپ کے جسم پر لرزہ طاری نہ ہو جائیگا؟ کیا آپ اسے غلط بیانی کرنے والا نہیں کہیں گے؟ پھر آپ یہ کس طرح سمجھ سکتے ہیں۔ کہ ایسی تقریریں کرنے والے اور ایسے جلوس نکلوانے والے احترام رسولؐ کی خاطر ایسا کر رہے ہیں۔ کیا سچ جھوٹ سے قائم ہوتا ہے۔ کیا احترام اور اعزاز گالی گلوچ کے ذریعہ سے قائم کیا جاتا ہے۔ کیا یہ مظاہرات دنیا کی نگاہ میں اسلام کی عزت کو بڑھانے والے ہیں یا گھٹانے والے۔ کیا اگر اللہ تعالیٰ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ نظارہ دکھا دے تو آپ فخر کریں گے۔ اور ان کے نام پر تقریریں کرنے والے امن کا نام لے کر فساد کی تعلیم دے رہے ہیں۔ کیا وہ اس جلوس کو دیکھ کر خوش ہوں گے جس میں گالیاں دی جاتی ہیں جس میں ماتم کیا جاتا ہے۔ جس میں کتوں کو جوتیاں مار کر اپنے ملک کا وزیر خارجہ قرار دیا جاتا ہے۔ کیا اگر صحابہ یہ نظارہ دیکھیں۔ تو وہ خوش ہو کر ایک دوسرے سے کہیں گے کہ یہ ہیں ہمارے سچے پیرو یہ وہی کام کر رہے ہیں جس کا کرنا ہم پسند کرتے تھے۔ اگر ایسا نہیں بلکہ آپ کا دل گواہی دیتا ہے کہ نہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ کام پسند کر سکتے تھے۔ نہ صحابہ ان کاموں کا کرنا پسند کر سکتے تھے۔ تو بتائیں کہ حرمتِ رسولؐ کا دعویٰ کرنے والے اگر سچے ہیں تو یہ کام کیوں کرتے ہیں؟

اے عزیزو! عقیدہ وہی ہوتا ہے۔ جو ایک شخص بیان کرتا ہے۔ نہ وہ جو اس کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔ پس اچھی طرح سن لو کہ بانیٔ سلسلہ احمدیہ کا ایمان تھا۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین تھے۔ اور قرآن کریم خاتم الکتب ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔

"میں مسلمانوں کے سامنے صاف صاف اقرار خانۂ خدا میں کرتا ہوں۔ کہ میں جناب خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا قائل ہوں۔ اور جو شخص ختم نبوت کا منکر ہو اس کو بے دین اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔" (تقریر جامع مسجد دہلی ۱۸۹۲ء)

اسی طرح فرماتے ہیں۔ "نوع انسانی کے لئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں۔ مگر قرآن اور تمام آدم زادوں کے لئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ سو تم کوشش کرو۔ کہ سچی محبت اس جاہ و جلال کے نبیؐ کے ساتھ رکھو اور اس کے غیر کو اس پر کسی نوع کی بڑائی مت دو"۔ پھر آگے لکھتے ہیں۔ "آسمان کے نیچے نہ اس کے ہم مرتبہ کوئی رسول ہے نہ قرآن کے ہم مرتبہ کوئی اور کتاب ہے۔ اور کسی کے لئے خدا نے نہ چاہا کہ وہ ہمیشہ زندہ رہے۔ مگر یہ برگزیدہ نبیؐ ہمیشہ کے لئے زندہ ہے"

(کتاب کشتیٔ نوح صفحہ ۱۳)

ان الفاظ کے ہوتے ہوئے اگر کوئی شخص یہ کہتا ہے۔ کہ بانیٔ سلسلہ احمدیہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہ مانتے تھے۔ تو وہ یاد رکھے۔ کہ وہ خدا کی گرفت تلے ہے اسے ایک ناکردہ گناہ پر اتہام لگانے کی خدا تعالیٰ سزا دے گا۔ اور ہر شخص جو اس امر سے واقف ہو کر محض اس لئے اس الزام لگانے والے کے پیچھے چلے گا۔ کہ وہ اس کا مولوی ہے۔ یا وہ قومی یا شہری جدوجہد میں اس کی مدد کرے گا۔ اور اس کا رفیق کار ہوگا۔ تو اسے یاد رہے کہ اتنے بڑے اتہام پر خاموش رہنے والا اور اس کے خلاف احتجاج نہ کرنے والا خدا تعالیٰ کے سامنے کوئی جواب نہیں دے سکتا۔ پس چاہیئے کہ وہ عاقبت کو سنوارے۔ اور اس دنیا کے کاموں اور اس کی ترقیوں میں بھی اللہ تعالیٰ پر توکل کرے نہ کہ ان لوگوں پر جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لے کر یہ اخلاق سوز جلوس نکلواتے ہیں۔ اور قتل اور فساد کی سازشیں کرتے ہیں۔

اے عزیزو! بانیٔ سلسلہؑ ہی نے ختم نبوت کے عقیدہ پر اتنا زور نہیں دیا۔ بلکہ میں نے بھی اسے بیعت کی شرائط میں قرار دیا ہے۔ اور ہر بیعت کرنے والے سے اقرار لیتا ہوں۔ کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین یقین کروں گا۔ اب بتاؤ کہ اس سے زیادہ زور اس عقیدہ پر کیا ہو سکتا ہے سو اسے ... سمجھے۔ قیامت کے دن ہمارا ہاتھ ہوگا۔ اور اس کا دامن باقی رہا یہ کہ ہم یہ سب کچھ دل سے نہیں کہتے۔ بلکہ جھوٹ بولتے ہیں۔ تو یہ دلیل تو دونوں طرف چل سکتی ہے۔ ہم بھی یہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ ہم پر الزام لگانے والے لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہیں مانتے۔ اگر ہم ایسا کہیں تو کیا آپ ہماری بات مان لیں گے۔ اور وہی غیرت جس کا مظاہرہ ہمارے متعلق کرتے ہیں۔ ان کے متعلق بھی دکھائیں گے؟

اے عزیزو! ایک دن ہم سب نے مرنا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے سامنے حاضر ہونا ہے۔ آپ کے آباء بھی مرے اور آپ بھی مریں گے۔ اور آپ کی اولاد بھی مریگی۔ اور یہی حال میرا اور میرے ساتھیوں کا ہے۔ پس چاہیئے کہ ہم اس دن کے لئے تیاری کریں جو آنے والا ہے۔ یہ دنیا چند روزہ ہے۔ یہ لاف گزاف اور کثرت پر ناز اور جھگڑا بازی اور گالی گلوچ مالک الملک ربّ العالمین کے سامنے ہرگز کام نہ دیں گے۔ پس چاہیئے کہ جس نے ایسی غلطی نہیں کی۔ وہ اپنے بھائی کو سمجھائے اور جس نے کی ہے وہ توبہ کرے۔ اسی کی جان محفوظ ہے جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے اخلاق پر چلتا ہے۔ نہ وہ کہ منہ سے آپ کے احترام کا دعویٰ کرتا ہے۔ مگر عمل اس کے خلاف کرتا ہے۔ جو لوگ ایسے ہیں کہ ہمیں مارنے کا ارادہ رکھتے ہیں وہ بے شک اس کی طاقت رکھتے ہیں کیونکہ وہ بہت ہیں۔ اور ہم تھوڑے ہیں۔ مگر وہ اس دن کو بھی یاد رکھیں جس دن ہم سب خدا تعالیٰ کے سامنے پیش ہوں گے۔ جس دن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منہ دکھانا ہوگا۔ جو اس دن خوش ہوگا۔ وہی کامیاب ہے۔ اور جو اس دن آنکھ اونچی نہ کر سکے گا۔ اس کی زندگی رائیگاں گئی۔ کاش وہ پیدا نہ ہوتا۔ کاش اسے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی غضب ناک آنکھ نہ دیکھنی پڑتی۔ والسلام

الناشر:۔ انجمن ترقیٔ اسلام۔ ربوہ۔ پاکستان

خطرناک رجحان

اپنی کتاب فتوحات مکیہ جلد ۲ ص۳ پر فرماتے ہیں۔ انّ الرسالۃ والنبوۃ قد انقطعت (الحدیث) کہ یہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ رسالت اور نبوت منقطع ہو گئی ہے۔" اس سے مراد حضورؐ کی یہ ہے۔ کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی ایسا نبی نہیں آسکتا۔ جو آپ کی شریعت کے خلاف چلے۔ بل اذا کان یکون تحت حکم شریعتی۔ بلکہ جب بھی ہوگا۔ حضورؐ کی شریعت کے ماتحت ہوگا۔

حضرت ملا علی قاریؒ کی تشریح

حنفی فرقہ کے مشہور امام حضرت ملا علی قاری رحؒ اپنی کتاب موضوعات کبیر کے ص۵۹ میں فرماتے ہیں۔ کہ اگر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزند ارجمند حضرت ابراہیم رضؓ اور حضورؐ کے خلیفہ ثانی حضرت عمر فاروق رضؓ کو مقام نبوت عطا کیا جاتا۔ تو وہ دونوں آپؐ کے پیرو ہوتے۔ اور ان کا نبی بن جانا آپؐ کی ختم نبوت کے خلاف نہ ہوتا۔ فلا ینا قض قول خاتم النبیین اذا المعنیٰ انہٗ لا یاتی نبی ینسخ ملتہٗ ولم یکن من امتہٖ۔ کیونکہ خاتم النبیین کے معنے یہ ہیں۔ کہ آپؐ کے بعد کوئی ایسا نبی نہیں آسکتا۔ جو آپ کی امت میں سے نہ ہو۔ اور آپ کی ملت اور شریعت کو منسوخ کرے۔

نوٹ:۔ اس حوالہ سے ظاہر ہے۔ کہ جو نبی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا متبع اور امتی ہو۔ وہ امتِ محمدیہ میں آسکتا ہے۔ اور اس کا آنا خاتم النبیین کے مفہوم کے خلاف نہیں۔

حضرت علامہ محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب

حضرت علامہ محمدؒ قاسم صاحب نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند اپنی کتاب "تحذیر الناس" کے صفحہ ۳ پر فرماتے ہیں:۔

(۱) عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلعم کا خاتم ہونا بایں معنی ہے۔ کہ آپؐ کا زمانہ سابق انبیاءؑ کے زمانہ کے بعد ہے۔ اور آپؐ سب میں آخری نبی ہیں۔ مگر اہل فہم پر روشن ہوگا۔ کہ تقدم و تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں۔ پھر مقام مدح میں ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین فرمانا اس صورت میں کیونکر صحیح ہو سکتا ہے۔"

(۲) پھر اسی کتاب کے ص۲۸ پر فرماتے ہیں:۔ اگر بالفرض بعد زمانہ نبی صلعم بھی کوئی نبی پیدا ہو۔ تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کوئی فرق نہیں آویگا۔"

نوٹ:۔ اس حوالہ سے ظاہر ہے۔ کہ خاتم النبیین کے معنے آخری نبی قرار دینا اہل فہم کے نزدیک درست نہیں

حضرت مولانا عبدالحی صاحب لکھنوی کا ارشاد

حضرت مولوی عبدالحی صاحب لکھنوی فرماتے ہیں:۔

بقیہ صفحہ ۵

"بعد آنحضرت صلعم کے یا زمانے میں آنحضرت صلعم کے مجرد کسی نبی کا ہونا محال نہیں۔ بلکہ صاحب شرع جدید ہونا البتہ ممتنع ہے۔" (رسالہ دافع الوسواس ص۱۲)

نوٹ:۔ یہ حوالہ بتاتا ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد نئی شریعت لانے والا نبی نہیں آسکتا۔

لفظ آخر

میں نے دیگر بزرگانِ کرام کے چند حوالے آپ کے غور کے لئے پیش کئے ہیں۔ تاکہ آپ کے دل میں ہمارے عقائد کے متعلق اگر کوئی شبہ ہے۔ تو دور ہو جائے کیونکہ ہمارا عقیدہ بعینہٖ وہی ہے۔ جس کی مثالیں اوپر دی ہیں۔ ہم نے کوئی نئی بات نہیں کی۔ بلکہ غور سے دیکھا جائے۔ تو آپ کا۔ مندرجہ بالا بزرگان کا اور ہمارا سب کا ایک ہی عقیدہ ہے۔ اگر کچھ فرق ہے۔ تو اتنا نہیں کہ اس کو ایک سیاسی سٹنٹ بنا کر آپ کے جذبات کو مشتعل کرنے کے لئے پیش کیا جا سکے اور اس طرح ملک کے امن و امان کو تباہ کر کے رکھ دیا جائے۔ خدانخواستہ اگر گورنمنٹ نے یہ مطالبہ منظور کر لیا۔ تو یہ ایک مثال قائم ہو جائے گی۔ اور پھر اس امر کی کیا گارنٹی ہے۔ کہ کل کو مسلمانوں کے کسی دوسرے فرقہ کے علماء کسی تیسرے فرقہ کو جن کے باہمی اختلافات اس سے بھی زیادہ وسیع ہیں۔ مسلمانوں سے علیحدہ اقلیت قرار دینے کا مطالبہ نہ کر دیں گے۔ اگر بالفرض آئندہ کوئی ایسا مطالبہ ہو۔ تو پھر پاکستان گورنمنٹ کس طرح اس کا مقابلہ کرے گی۔ جبکہ وہ اس سے قبل ایک مثال قائم کر چکی ہوگی۔ اور ایک ایسے مذہبی فتنہ کا دروازہ کھول چکی ہوگی۔ جس کو بند کرنا اس کے بس کا روگ نہ ہوگا۔ اور ملک میں ایک ایسی افراتفری پھیل جائیگی۔ جس کا اس کے دشمنوں کو انتظار ہے۔ ذرا غور فرمایئے کہ اس مطالبے کے پیش کرنے والوں کا کہیں یہ مقصد تو نہیں۔ کہ احمدیوں کو اقلیت بنانے بناتے سارے پاکستان ہی کو ہندوستانی اقلیت بنا کے رکھ دیا جائے۔ کیونکہ جیسا کہ ملتان میں واضح ہو گیا ہے۔ کہ پاکستانی فوج احراریوں کو سنبھالے گی۔ یا وہ اپنے ملک کی حفاظت کے لئے لڑے گی۔

چودھری غلام سرور صاحب متوجہ ہوں

چودھری غلام سرور صاحب مولوی فاضل آف فتح پور ضلع گجرات کے متعلق معلوم ہوا ہے۔ کہ وہ لاہور چھاؤنی سے تبدیل ہو کر کہیں باہر بسلسلہ ملازمت چلے گئے ہیں۔ مجھے ان کے ایڈریس کی فوری ضرورت ہے۔ اگر وہ ان سطور کو پڑھیں یا اور کوئی دوست ان کے پتہ سے واقف ہوں۔ تو مجھے مطلع فرمادیں۔ میرزا الطاف الرحمٰن جسونت بلڈنگ جودھامل روڈ لاہور

پتہ جات موصیان

اگر کسی صاحب کو ان میں سے کسی کے موجودہ ڈاک کے پتے کا علم ہو۔ تو دفتر ہذا کو اطلاع دے کر ممنون کریں۔ یا اگر خود کوئی موصی صاحب اس اعلان کو پڑھیں۔ تو اپنے پتہ سے اطلاع دیں مہربانی ہوگی۔

۱۔ چوہدری بشیر احمد صاحب ابن چوہدری محمد دین صاحب مرحوم انسپکٹر پولیس برنالہ
۲ ممتاز بیگم صاحبہ بنت محمد صادق صاحب موصیہ ع ۶۶۱۶
۳۔ امۃ السلام ریحانہ اہلیہ مرزا ظہیر الدین ۔ منور احمد صاحب موصیہ ع ۶۶۳۲
۴۔ عبد الغفار صاحب جراح ولد حاجی غلام رسول صاحب موصی ع ۳۷۰۷
۵۔ مستری ولی محمد صاحب ولد غلام نبی صاحب موصی ع ۶۵۰۹

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

ضروری اعلان!

موصیوں کی سہولت کے لئے ہم نے ایک کارڈ چھپوایا ہے۔ جس پر موصی اپنے چندہ کا ایک سال کا پورا ریکارڈ رکھ سکتا ہے۔ اور یہ ریکارڈ دفتر ہذا سے مفت ملتا ہے۔ لہٰذا پریذیڈنٹ صاحبان کو چاہیئے۔ کہ اپنے جماعت کے موصیوں کی فہرست معہ نمبر وصیت بھیجکر دفتر ہذا سے یہ کارڈ منگوا لیں اور موصیوں میں تقسیم کر کے اس کے مطابق عمل کروائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

گمشدہ لڑکے کی تلاش

ایک لڑکا جس کا نام حمید احمد ہے ۸/۷/۵۲ کو گھر سے ناراض ہو کر کہیں چلا گیا ہے۔ جس کی عمر ۱۵ سال ہے۔ اسلامیہ ہائی سکول لاہور چھاؤنی کا VIII جماعت کا طالب علم ہے۔ رنگ گندمی جسم تپلا۔ وہ اگر کسی صاحب کے پاس ہو۔ یا کسی کو اس کے حالات کسی کو معلوم ہوں مہ مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دے اس کو کچھ انعام بھی دیا جائے گا۔ اگر عزیزم خود پڑھے تو وہ جلدی گھر پہنچ جائے اس کی والدہ بہت پریشان ہے۔ اگر اس کو گھر سے کچھ ڈر ہو۔ تو عبد العلی کے پاس لائلپور پہنچ جائے۔ میرا پتہ یہ ہے:۔ (عبد الرحیم احمدی محلہ دھرم پورہ گلی ع۹ مکان ع۲۵ لاہور شہر)

ولادت

خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ یکم جولائی رات کے گیارہ بجے پہلی بچی عطا فرمائی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے "انور سلطانہ" نام تجویز فرمایا۔ احباب دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ بچی کی عمر دراز فرمائے۔ اور اسے خادمہ دین ہونے کی توفیق دے۔ (خاکسار عبد الرحیم خان مکان ۱۵۳ بوریوالہ ضلع ملتان)

(۲) خدا تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے مورخہ ۲۹/۶/۵۲ خاکسار کو لڑکا عطا فرمایا۔ اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نومولود کا نام عبد الشکور تجویز فرمایا۔ احباب نومولود کی درازیٔ عمر اور خادم دین بننے کی دعا فرمائیں (عبد العزیز سیکرٹری مال بہوڑو چک ۱۸ شیخوپورہ)

(۳) اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو ۱۴ جولائی کو لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب بچے کی درازیٔ عمر اور خادم دین بننے کی دعا فرمائیں (سخاوت حسین شاہجہانپوری دوکاندار احمد نگر ضلع جھنگ)

(۴) "اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے مجھے لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک اور خادم دین بنائے آمین (قریشی نادر شاہ احمدی موضع چھنی متصل ربوہ)

لیڈر (بقیہ صفحہ ۳)

بلکہ بنیادی سوال ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

یا ایھا الذین آمنوا ......

تؤمنون باللہ ورسولہ۔

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو تم اس عذاب الیم سے صرف اس طرح بچ سکتے ہو کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ۔ اس کا صاف مطلب یہی ہے کہ وہ لوگ در اصل اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے منکر ہو چکے ہیں یعنی اعتقاداً کافر اور مرتد ہو چکے ہیں۔ مگر اللہ تعالیٰ ان کو نہ تو منکرین نہ مرتدین اور نہ کافر کہہ کر پکارتا ہے بلکہ

یا ایھا الذین آمنوا (اے وہ جو ایمان لائے ہو) ہی کہہ کر خطاب کرتا ہے۔ کیوں؟ اس لئے کہ خطاب میں اعتقاداً ان منکرین اور کافرین کے درمیان اب بھی ایک بندھن رہ گیا ہے۔ وہ سب مسلمان کہلاتے ہیں۔ چونکہ مسلمان کا لفظ ان میں وجہ اتحاد ہے اس لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے مسلمان کہلانے والو ہم تمہیں اس نام سے پکارتے ہیں۔ تم سب مشترکہ دشمن کے خلاف ایک محاذ پر جمع ہو جاؤ گویا کہ تم ایک سیسہ پلائی ہوئی عمارت بن گئے ہو۔ ہم اس مقدس نام سے تم کو محروم نہیں کرتے۔ کیونکہ اس مقدس نام کی وجہ سے تم پھر حقیقت کو پا سکتے ہو۔ اس وقت تمام مسلمان کہلانے والوں پر یکساں طور پر عذاب الیم طاری ہے۔ غیر مسلم اقوام تم پر ہجوم کر آئی ہیں۔ اور تم بھی منہ سے کہتے ہو کہ ”سب مسلمان اکٹھے ہو جاؤ“ مگر

لم تقولون ما لا تفعلون

تم آپس میں فرقہ بندیاں بنا کر خود ہی لڑتے ہو۔ اور اعتقادات کو سیاسیات میں گھسیٹ لاتے ہو۔ اعتقاداً اپنی جگہ پر رہو جو کچھ تم ہو مگر سب ایک سیاسی محاذ پر جمع ہو جاؤ۔ تم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے نام پر جمع ہو جاؤ جن کی وجہ سے تم اپنے آپ کو مسلمان کہلواتے ہو۔ اور جب خدا و رسول پر تمہارا ایمان کامل ہو جائیگا اور تم سب اللہ تعالیٰ کے راستہ میں مال و جان سے جہاد کرو گے تو تمہارے لئے یہ بہتر ہوگا۔ مگر تم یہ جانتے ہی نہیں۔ تم آپس میں فساد انگیزی کرتے ہو۔ فرقے کو فرقے سے لڑاتے ہو اور اپنی طاقت باہمی جنگ سے ضائع کرتے ہو۔ ایک دوسرے پر کفر اور ارتداد کے فتوے لگاتے ہو۔ یہانتک ہی بس نہیں کرتے بلکہ حکومت سے مطالبات کرتے ہو کہ فلاں کو ذمی اقلیت قرار دیا جائے فلاں کو وزارتِ خارجہ سے ہٹا دیا جائے۔ کیونکہ اس کا یہ اعتقاد ہے۔ تم سب کے اعتقادات کو ہم خوب جانتے ہیں۔ لیکن ہم پھر بھی تم سب کو مسلمان ہی کہہ کر خطاب کرتے ہیں۔ ہم سے زیادہ تو تم ہمارے دین کے محافظ نہیں ہو۔ جب ہم تمہاری حقیقت جانتے ہوئے تم سب کو مسلمان کہہ کر پکارتے ہیں تو تم جو کچھ بھی نہیں جانتے تمہارا کیا حق ہے کہ اپنے دوسرے بھائیوں پر کفر و ارتداد کے فتوے لگاؤ اور انہیں دھاندلی سے کافر و مرتد قرار دلانے کیلئے حکومتوں سے مطالبات کرو۔

اس طرح ہم فیصلہ کرتے ہیں کہ جو اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے وہ مسلمان ہے۔ کسی انسان۔ عوام۔ علماء۔ حکومت کو کوئی حق نہیں ہے کہ اس کو غیر مسلمان قرار دے۔ کیونکہ یہی نام تم میں اتحاد کی بنیاد بن سکتا ہے۔ ایک دوسرے کو کافر و مرتد کہہ کر اپنی طاقت کو نہ گنواؤ بلکہ اس نام کے ساتھ چمٹ جاؤ اور سب کو اس نام پر ایک محاذ پر جمع کر لو۔

یا ایھا الذین آمنوا لم تقولون ما لا تفعلون کبر مقتاً عند اللہ ان تقولوا ما لا تفعلون؟

مسلم لیگ کسی ایسے شخص کو غیر مسلم قرار نہیں دے سکتی جو خود اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہو

ایسا کرنا قائد اعظم کے فیصلے اور آپ کے طرزِ عمل پر پانی پھیرنے کے مترادف ہوگا

پنجاب مسلم لیگ کونسل کے حالیہ اجلاس میں مسٹر اصغر بھٹی کی پُر زور تقریر

لاہور ۲۹ جولائی۔ پنجاب مسلم لیگ کونسل کے حالیہ اجلاس میں (جو ۲۷ جولائی کو منعقد ہوا تھا) کسی گروہ یا جماعت کو اقلیت قرار دینے کے مسئلہ پر تقریر کرتے ہوئے آزاد خیال طبقہ کے نمائندے مسٹر اصغر بھٹی نے اس امر پر زور دیا کہ مسلم لیگ اس بات کی ہرگز مجاز نہیں ہے کہ وہ کسی ایسے شخص کو غیر مسلم قرار دے جو خود اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہو۔ آپ نے فرمایا کہ حضرت قائد اعظم پہلے ہی یہ فیصلہ کر چکے ہیں کہ ہر وہ شخص جو اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے مسلم لیگ کا ممبر بن سکتا ہے اس واضح فیصلے کی موجودگی میں جس پر حضرت قائد اعظم تا حین حیات عمل کرتے رہے۔ مسلم لیگ کونسل یا کسی دوسرے سیاسی ادارے کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ آپ کے مقرر کردہ اصولوں سے انحراف اختیار کرے اور ایسا فیصلہ دے۔ جس سے خود حضرت قائد اعظم کے کسی سابقہ فیصلے کی تنسیخ لازم آتی ہو۔

مسٹر اصغر بھٹی اپنے نقطۂ نظر کی مزید وضاحت کر رہے تھے کہ اچانک کونسل کے رجعت پسند طبقہ نے شور مچا مچا کر انہیں خاموش کرانا چاہا اس پر پنجاب مسلم لیگ کے صدر وزیر اعلیٰ میاں ممتاز محمد خان دولتانہ نے ممبران کونسل کو ناصحانہ انداز میں مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر ممبران کونسل نے جنہیں بعض نہایت نازک مسئلوں پر سنجیدگی و متانت سے غور کرنے کے لئے بلایا گیا ہے غوغا آرائی سے کام لیتے ہوئے سنجیدگی کا ثبوت نہ دیا تو میں کونسل کا اجلاس ملتوی کر کے آئندہ دو سال تک کوئی اجلاس طلب نہ کروں گا۔ اسی ضمن میں آپ نے مزید فرمایا

اگر آپ سنجیدگی سے معاملات پر غور کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں تو آخر اس اجلاس کا مقصد کیا ہے؟ کیا آپ ڈرا دھمکا کر مرعوب کرنا چاہتے ہیں۔ کیا اس سے یہ نتیجہ نہیں نکلتا کہ کل آپ اقلیتوں کو بھی اسی طرح خوفزدہ اور ہراساں کریں گے۔ سکون و اطمینان کیساتھ مخالف نقطۂ نظر سننے کی عادت ڈالئے۔ اس کے بغیر ہم صحیح نتیجے پر نہیں پہنچ سکتے

اس کے بعد کمال خاموشی کے عالم میں مسٹر اصغر بھٹی نے اپنی تقریر پھر شروع کی اور خود مسلمانوں ہی کو مرتد قرار دینے کے خطرناک رجحان کی مذمت کرتے ہوئے مولانا محمد علی صاحب جوہر کے حوالہ سے ثابت کیا کہ احمدیوں کو مرتد اور غیر مسلم قرار دینا صریح ظلم ہے اور ملت اسلامیہ کے مفاد کے سراسر منافی ہے۔ چنانچہ آپ نے اپنی مطبوعہ تقریر میں سے جو قلت وقت کے باعث آپ تمام پڑھ کر نہ سنا سکے تھے۔ مولانا محمد علی صاحب جوہر ایڈیٹر اخبار ہمدرد کا حسب ذیل حوالہ پیش کیا:۔

”یہ سوال باقی رہتا ہے کہ کیا احمدی جماعت مرتد ہے۔ اور اب وہ مسلمان نہیں رہی؟ ہمارے نزدیک احمدیوں کو مرتد اور کافر کہنا سخت ظلم اور ناانصافی ہے جبکہ وہ اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں .... بیشک ان کے عقائد عام مسلمانوں سے بالکل الگ ہیں اور ہم ان کو صحیح نہیں سمجھتے مگر باوجود ان کے غلط عقائد کے ان کو کافر و مرتد کہنا صریح ظلم ہے۔ کیونکہ وہ اہل قبلہ ہیں۔ توحید۔ رسالت۔ قرآن اور حدیث کو مانتے اور عبادات اور معاملات میں فقہ حنفیہ پر عمل کرتے ہیں۔ صوم و صلوٰۃ اور حج و زکوٰۃ کو فرض قرار دیتے ہیں۔ اور اس پر عمل کرتے ہیں قرآن کو کلام الٰہی اور رسول اللہ کو افضل الرسل والانبیا مانتے ہیں“ (ہمدرد ۲۵ فروری ۱۹۲۸ء)

تقریر کے دوران میں مسٹر اصغر بھٹی نے گروہوں اور جماعتوں کو اقلیت قرار دینے کی مضرت پر بھی روشنی ڈالی آپ نے فرمایا کہ احمدیوں کو اقلیت قرار دینے کا مطالبہ کشمیر کے مسئلہ پر بنیادی ضرب لگا رہا ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ اس مسئلہ میں پاکستان نے جو موقف اختیار کیا ہے اسمیں ضلع گورداسپور کو (۲) کو ایک مسلم اکثریت کا ضلع ہونے کی وجہ سے بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ چونکہ تقسیم کے وقت احرار اور ان کے دوسرے ساتھی احمدیوں کو غیر مسلم قرار دے کر گورداسپور کو غیر مسلم اکثریت کا ضلع ثابت کر رہے تھے اس لئے حضرت قائد اعظم اور مسلم لیگ نے احمدیوں سے کہا کہ وہ خود باؤنڈری کمیشن میں پیش ہو کر اعلان کریں کہ وہ مسلمان ہیں۔ اور اس طرح ثابت کریں کہ ضلع گورداسپور میں مسلمانوں ہی کی اکثریت ہے۔ چنانچہ جماعت احمدیہ نے حضرت قائد اعظم کی خواہش کے عین مطابق ایسا ہی کیا۔ اگرچہ ضلع گورداسپور پاکستان میں شامل نہ ہو سکا۔ لیکن ہماری یہ دلیل کہ یہ ایک مسلم اکثریت کا ضلع ہے آج تک قائم چلی آتی ہے اور اسے مسئلہ کشمیر میں ایک بنیادی حیثیت حاصل ہے اب وہی احرار جو پہلے احمدیوں کو غیر مسلم کہہ کر مسلم لیگ کو نقصان پہنچانا چاہتے تھے اب اسی فتنہ کو اٹھا کر پاکستان کے موقف پر کاری ضرب لگانا چاہتے ہیں

آخر میں آپ نے کہا میں اس قرارداد کی بھی مخالفت کرتا ہوں جس میں اقلیت قرار دینے کے مسئلہ کو مرکزی قیادت کے سپرد کرنے کی تجویز پیش کی گئی ہے اور ایسی تمام ترمیموں کی بھی جن کا مقصد یہ ہے کہ احمدیوں کو اقلیت قرار دینے کے مسئلہ کا یہیں فیصلہ کر دیا جائے۔ کیونکہ حضرت قائد اعظم کے فیصلے کی موجودگی میں اس مسئلہ کو پھر سے اٹھانے یا اس پر غور کرنے کا کسی کو کوئی حق نہیں پہنچتا۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۲